نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

لدھیانہ ۲۰ اگست ۱۹۲۳ء

قیمت ۱ پاس

سفیر یا فتنہ

اتحاد قومی رسومات

ہوں یا مشتبہ ملکے ہو جاتی نظر آتا ہے۔ اور نیچے دوپٹہ کے کونے کی ڈھلکی تارا اور اکثر ایک طرف سے اس جانب راست ڈاہر کھلتی ہیں۔ دوم گلگرہ بھی باریک ہوتا ہے جو کوئی شے ویسا انتظام ہو جاوے کہ کوئی عورت جو کرتی اور پٹی باریک پہنے اور نیچے گلگرے پاجامہ خروہ دکھتا پہنے بعد سے بیخطا بگل ورشن اس عورت کا بدن رگ چاہئے پانچوں ہیں۔ ہر وقت شام اکثر مستورات دہلی میں شمش تلوکے جو پاخانجات زنانہ میں ہیں پوشاک ذریہ پیکر لٹکتی ہیں تو اس جگہ وہ پردہ غلطیہ ہو جاتی دگل کھڑے رہتے ہیں اور آمد رفت مستورات کا بھی ہیجا ڈ کرتے ہیں۔ ایسی ہرا ستر نامناسب اور پردہ ناخوش ہوتا ہے کیونکہ دہلی میں اکثر ہوتا ہے ایسی رہتا ہے وہ نگران رہتے اور ستانا ہو جاوے کوئی عورت اپنا کام خراب کرے۔ اور ایسی پوشاک زیب پیکر باعث دیوے۔ چوتھی یہ کہ ایک رسم اس جگہ بڑی بھاری خراب ہے یعنی یہ کہ ہر ایک محلے میں مستورات کا اختلاط وغیرہ نالیاں رہتی ہیں ہوا کے رہنے سے چند طرح کی خرابیاں ہیں اول وقت بیماری آتشک وغیرہ کا دوسرے وارداتیں ان کے گھر میں بدمعاش آکر رہتے ہیں اگرچہ اس وقت اور ہندہ میں وارداتیں کا نام بھی نہیں سنا جاتا کہ جب سے مسٹر وار برٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر کرنیل کپتان پہنچے ہیں کہ جو بہت عقلمند ہر ایک ایسی فاحشہ بدکار کا ہر ایک محلے میں بچا موقوف چاہئے ایک دوسرا مذکورہ اچھے نالیاں کو جو ہو جاوے ایسی جگہ سے بڑا انتظام ہو کیونکہ ہر ایک محلہ ہر ایک قوم کا ایک ایک شخص طلب ہو کر جو شخص ہو جاوے اور تمام شہر میں شادی ہو جاوے تو خوشی انتظام ہو جاوے گا اور لاہور میں بھی ایک جلسہ تاریخ مشتہر کرا کر انتظام وہ ایان کمیٹی بخوشی ہو گیا ہے یہاں بھی وہ ایسی کمیٹی بخوشی انتظام فرماویں ✦

نور افشاں۔ اکثر اخبارات سے واضح ہوتا ہے کہ پنجاب کی ورات کے واسطے ہر ایک شہر میں کچھ انتظام ہو جاتا ہے اور ہم بھی بیان ذکر کردہ میں بعض امور سے متفق ہیں مگر سوال یہ ہے کہ مردوں کے لئے جو شہوت و حاشیہ عورات کے خراب ہیں کچھ انتظام کیوں نہیں کیا جاتا اگر بدمعاش مردوں کے لئے بھی کچھ کیا جائے تو ہمیں مناسب معلوم دیتا ہے ✦

اخبارات ملکی وولایتی

خبر۔ استنبول میں مسلمان مستورات وغیرہ نے عثمانی خاندان شریف نے مشرقی قطع کے ترک کر کے انگریزی میم صاحب کی گون وغیرہ لباس پہننا شروع کر دیا ہے ✦

نور افشاں۔ یہ سب حضرت تعلیم کے نتائج ہیں کیا مسلمان نہیں ہیں۔ عورات تو درکنار خود مرد ایک انگریزی ٹوپی یا پتلون پہننے والے کو کفر کا فتویٰ دیتے نہیں شرماتے ✦

بمبئی۔ لکھتے ہیں کہ گورنر بمبئی ۱۰ اکتوبر اور دسمبر میں لاہور میں آویں گے ✦

جناب ویسرائے بہادر۔ نواب گورنر جنرل بہادر ۲۷ نومبر کو شملہ سے روانہ ہو گئے اور کچھ روز دہلی آگرہ اور لکھنؤ میں قیام کر کے ۱۶ دسمبر کو کلکتہ ہو گئے آگرہ میں ایک کیمپ دربار اور کونسل ہو گی اور ایک دربار لکھنؤ میں بھی منعقد ہو گا ✦

طغیانی سون۔ دریائے سون سب سے اونچے چڑھاؤ پانی سے چھ فٹ چڑھ گیا اور بہ گئے کے کنارے کے قریب تک پہنچ گیا ✦

آغا خان۔ شاہ فارس کا عموزاد بھائی آغا خان جو بمبئی میں قیام پذیر ہیں اُنکی عمر برس کی ہے کسی زمانہ میں آپ سلطنت فارس کے کل مختار تھے ✦

بنگلور میں سانپ بہت کثرت سے مارے گئے ۱۰ جولائی تک سے زیادہ کے لئے انعام دیا گیا۔ میں سے تھے اور تھا اور

تھے ✦

فتح گڑھ۔ ایک صاحب کا ملازم ایک صاحب کی بندوق لیکر صاحب کو مار ڈالا

فیروزپور سنتے ہیں کہ یہاں ایک ہولناک واردات ہوئی کے سکول ماسٹر کی بی بی کی لاش ایک چاہ میں پائی گئی افسوس ہے کہ اُسکی شادی کو ایک برس ابھی نہیں ہوا تھا مفصل حال اب تک معلوم نہیں ہوا ہے ✦

آچین۔ مرقوم ہے کہ حکایت ذیل باعث جنگ آچین ہوئی ہے۔ ایک مسلمان ہو کر سلطان آچین کی خدمت میں بطور خانساماں کے ملازم ہوا رفتہ رفتہ طاقت پاگیا اُسنے اپنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے کچھ اجازت نامہ کے واسطے جاری کرنے ایک جہاز کے انہوں نے تمام کو جو اُس ملک کی نواح میں تھے دفعہ کئے ✦

نئی ایجاد۔ پروفیسر گورڈن نے جو شہر میں بجلی سے ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس سے

خودکشی۔

کے اوپر سے کہ پل پر جا رہی تھی زیر ہو گئی۔ دیکھا ایک آدمی نے ایک طرف سے آگے بڑھ کر پہنچ کر ریل کی لین پر رکھ دی ٹرین کے روکنے کے لئے ہر چند تدبیر کی گئیں اگرچہ ہیشش دیگئی اور سگنل ٹرین اُس کر کٹ کے اوپر سے گذر گئی جس سے ذبکا سر بالکل دھڑ سے جدا ہو گیا۔

ضلع کی پولیس کی نادانی جو اس وقت وہاں پہنچے معلوم ہوا کہ وہ اُس آدمی کی تلاش میں تھے اس نے کہ اُسنے اپنی جورو اور بچے کو مار ڈالا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے پولیس کو تردیک دیکھ کے اور اپنے بچاؤ کا کوئی طریقہ نہ پاکر ارادہ کیا کہ پولیس کو میری بابت زیادہ تحقیقات کرنے میں تکلیف نہ ہو دے پس اپنے تئیں ہلاک کیا۔

مقدار و کثافت آفتاب

آفتاب کا قطر ...... میل ہے اگر زمین کا قطر ۱ انچ فرض کیا جائے تو اُسکے حساب سے آفتاب کا قطر ۹ فٹ ہو گا اور اگر آفتاب کے مرکز میں زمین کو رکھا جائے تو قریب دو چاند کے آفتاب کے سطح میں آسکتے ہیں کیونکہ چاند زمین سے ..... ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے اور آفتاب کا نصف سطح ...... ۴۳ میل ہے آفتاب کا جرم زمین سے چند رو لاکھ گنا زیادہ ہے اُسکا مقدار اُسکے جرم کے موافق نہیں ہے اور اُسمیں قوت بادہ ہے وہ کثافت نسبت زمین کے زیادہ ہے بس اگر عام وزن کا آدمی سطح آفتاب پر جائے تو اُس کا وزن قریب دو من کے ہو گا۔

شاہ فارس کی غیر حاضری

میں اکثر دیہات اور قصبات راہزنوں اور چوروں کے گروہوں سے نہایت تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ راستوں میں امن نہیں ہے چند روز ہوئے حاکم ایران نے ٹھگوں کی خبر پاکر ایک دستہ سوار ان کو اُنکے تعاقب میں روانہ کیا لیکن اُنکا تیر خطا ہوا اور بدمعاش ان سواروں پر غالب آئے اور تمام اُنکے کپڑے چھین کر گرم آب سے اُنکے بدن پر داغ دئے اور حاکم کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ جو شخص کے حاکم ہیں وہ جنگلوں کے مقام ہیں جس میں ایک قانون چلتی

اور یہ بھی درج ہوا کہ ایک اور گروہ ڈاکوؤں نے آکر ریل گاڑی کو لوٹ لیا جنہوں نے شہر میں ذکر بیان کیا کہ ہم لوٹ کا کل مال انکے اصل مالکوں کو نصف قیمت پر بیچنے کیلئے تیار تھے۔

(بمبئی گزٹ نیوز)

واقعہ حیرت افزا

اخبارات خبر دیکر میں ذکر ہے کہ پروفیسر اموشیٹی ایک حرت خدمت جان کی ہوئے صاحب موصوف ایک غبارے کے ذریعہ میں جو گرم ہوا سے بھرا ہوا تھا آسمان کی طرف چڑھے صرف انجلو کی بلندی پر پہنچے تھے کہ غبارہ میں کچھ نقص معلوم ہوا گویا ڈیڑھ میل کی اونچائی پر بیچارہ غبارہ گاڑی میں سے نکل گیا جس سے وہ اٹک گئے اور صاحب موصوف زمین پر گر کر پارہ پارہ ہو گئے۔

مسٹر فورسائتھ صاحب

دوشنبہ کے روز اپنی سفارت کے لئے روانہ ہو گئے اغلب ہے کہ دہلی یارقند سے ستمبر کو یہاں پہنچینگے اور یہاں وقت آئندہ کو کوچ کرینگے۔

(از تریبون یعنی ہندوستانی)

انارکلی

ہفتہ گذشتہ میں انارکلی کے بازار میں دو گوروں نے جو اب تک گرفتار نہیں ہوئے ایک حرکت نازیبا کی معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے ایک چند دوستانی سے جو ایک یکہ پر سوار ہوئے جاتا تھا کچھ شراب مانگی لیکن اُس نے انکار کیا پھر کچھ نقدی مانگی اسکا بھی جب اُسنے انکار کیا تب اُنہوں نے اُسکو پایہ ثبوت تک پہنچا کر اُسکا کُرتہ چھین لیا بعد بہت سی تلاش کے اُسکی جیب میں سے کچھ نقدی پائی جسکو لیکر وے چلے گئے تعجب کی بات ہے کہ یہ واقعہ دو روشنی میں جو جہ ظہور میں آیا کوئی اُن خطاواروں کا مفصل بیان نہ کر سکا سوائے یکہ کے وہ دور سے تماشا دیکھ رہا تھا اور وہ سوال کا کچھ جواب نہیں دے سکا اُس وقت پولیس کیا تھا۔

کلکتہ

سے ایک بھی کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سال کو شاہزادہ محمد جہاں شاہ کی دو بچوں کی علت ذریعہ

ملتی میں صاحب ایڈیشنل جج کی عدالت میں ہوئے جیسا کہ حسب الثبوت جرم کے زنا کی مقتضی قید کی سزا کا حکم ہوا۔

وفات

کمال افسوس کی بات ہے کہ ۲۰ اگست کی شام کو شملہ میں آگرہ سے تار برقی پہنچا کہ صبح کے وقت مسٹر ولسٹ صاحب ایڈیٹر پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی شمالی نے انتقال کیا صاحب موصوف دہلی میں بہت برس سے جہاں کچھ مدت تک پرنسپل کالج میں رہے تھے۔

کمپنی تجارت

سنتے ہیں کہ مرکزی ممالک وسط ایشیا میں تجارت کرنے کے لئے ایک کمپنی مقرر ہوئی ہے مسٹر رسل صاحب مقیم پشاور نے اس بات کو پنجاب گورنمنٹ کے پیش کیا اور ڈاکٹر ریمسن صاحب کمشنر سابق نے کمپنی مذکور کو اسکی مفید خبریں دی ہیں۔

برودہ

آجکل اکثر اخبارات میں برودہ کی معاملات ریاست برودہ کا چرچا ہو رہا ہے ہم بھی اپنے شائقین کے لئے مختصر حال تحریرات مذکورات سے نقل کرتے ہیں ابتدا میں مہاراجہ برودہ مقام پادرا میں مقید تھے اور جب سے گدی نشین ہوئے باعث اپنی نادانی اور استغنا کے جو لازم چاہئے تھے سو کرتے تھے یہاں تک کہ ذرا وقت عین کی صبح و شام سے وہ ہر طرح کی عیاشی میں مبتلا ہوئے اور جو قریب صاحب ریذیڈنٹ بامصلحت انتظام ریاست درپیش رہا کے اب میں پالیسی چاہئے انہیں مشیروں نے جبار اور کو اسکی تحصیل سے باز رکھا اور کس وجہ سے حالات ریاست میں حرج ہونے دیا کہ میر کیا کہ برودہ حالات میں ہر طرح سے امن و امان ہو اور اللہ تعالی نے کہ صاحب ریذیڈنٹ کو کچھ بات نہیں کہ حالات ریاست میں دست اندازی کریں اور یہ بھی صاحب بذات خود مرخص اور انتظام ریاست کے ہر ایک وقت سے ذمہ دار ہیں جبکہ کہ بیہودہ حال ہو رہا ہے اور انتظام کی طرف متوجہ ہوا ہر قسم کی خرابیاں برپا کر رہے ہیں اور سواروں کو چونکہ نہایت ہی ہر تک پہنچ گیا جو دیوان صاحب نے ایجاد کیا ہے حتی کہ

اب یہی بھی جب تک کہ جا ہو اور دیوان کو قدر و عزت سے
ور نیت حاصل نہیں کر سکتا ہو چنانچہ صاحب کی جو تین عرضیں
ہیں اُنہوں نے ایسا اتفاق کیا ہو جس سے مہاراجہ صاحب سخت
مشکلات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ انہیں سے ایک شرف اور اُن کا
بھائی فوجدار ہی جنکو مہاراجہ کا گورنر ساہو نے قید کر کے سخت
بیماری کی سزا دی تھی وہی اب لچھ مہاراج کے اس عہدہ عالی
پر مامور ہو گیا ہو +

اور حاکم جو واسطے تحقیقات ساہو کے مقرر ہوئے ہیں اُنہوں نے دربار
اور ساہو کے لیے سوال رکھے اور کوئی شے تدبیر نہیں نکلی کہ جو
شخص سب سے بڑھ کر ہی خاندان کے واسطے وہی مہاراج کو سمجھا جاوے
اس واسطے سے ہر چند چاہا جو زیادہ معاملہ وابستہ ہو اس کیا
جاتا ہو جس سے یہ گمان گذرتا ہو کہ ریاست بڑودہ کا خزانہ سب
صرف ہو گیا ہو کابل ہو سیاست کے دریافت کرنے سے ذرہ بھی خبر
نہیں کو خزانہ میں بات ...... ہوئے ...... ہو رہ گیا
اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ سرداران صد روپیہ اور سب پر دیگر
حکام ان کا گلوں کی تنخواہ ادا کی ہو اس سے بالکل مہاراج کے گئے
اب مہاراجہ صاحب نے مسند پر بیٹھے نزدیک سے صاحب ریذیڈنٹ
سے واسطے ساہو کے معرفت کی ہو تاکہ الجمعیت ایسے شخص کا ہی
انتظام ہو وہ جو صاحب ٹیس اُن سے لی راجہ ہو کر مہاراجہ کو
سب صد تدبیر پیدا کرنی چاہئے کہ تمام اہلکاروں کو ریاست سے
خارج کر دیں +

جالندھر ۔ تاریخ حال کو ستی گلاب جو بہت ہی پھانسی دیا
گیا اس شخص نے غیرت ہو کر لڑکی اپنی مذکورہ نے ہو قتل
کر دیا تھا +

نور افشاں غیرت یا غصہ بھی آدم زاد میں ایک جاری
چیز ہو کہ کی دانائی اور عالم کا علم ایک آن میں بھی
کر ان سے مدد و حیوان بنا دیتا ہو **مصرعہ** غضب
بھی بس بلا ہے۔ اور انجام اس کا اکثر حرام موت
ہو +

خلاصہ اخبارات تاربرقی از ابتدائے ۱۳ تا ۲۰ اگست ۱۸۷۳ء

انگلستان ۔ پارلیمنٹ نے گرنڈ منزل و نرقہ قوم شامل
پر ہم گزر کیا اور گیا ہو **قسطنطنیہ** ۔ ... ... بادشاہ
قسطنطنیہ سے وارد ہندوستان ہوا۔ **ہسپانیہ** ۔ ہسپانیہ
والوں کے ایک جہاز نے ایک انگریزی اگبوٹ کو جسمیں ... شامل
کرنے کے ... جنگ تھے بمقام ... گرفتار کیا کرنیل سٹورٹ
صاحب دیگر اشخاص کی جو اس اگبوٹ میں تھے ... سپین کی
عدالت میں ... کیا گیا ... کر دے
سمندر ... ہو۔ **واکنا** ۔ انگریزی ... سے کلکتہ کے جو
... ڈاکٹر ... صاحب کی ایک ...
عدن سے ... تک سمندر میں تاربرقی لگا دی گئی +

سوال قابل غور

... صاحب مہتمم نور افشاں ...
... ایک ... شکر ... ہوں۔ ...
اور اس بھٹے سے سوال کرو ذیل میں ... اخبار ...
کسی گوشہ میں جگہ دیجئے بندہ کا جناب ممنون ہوگا اور ...
صاحب کا جو ... عنایت کریگا بہت ... دیکھئے
اس ملک ہند میں مختلف مذاہب رائج ہیں ... مذہب
کے منہ سے ... بیت کے اور کوئی ... شخص
ایک طرف مشہور ... ہوگا ...
... سیوں کر ... دوسری طرف ...
ارک ... بیچارے ... حقیقت میں ہیں اگر صاحب
منشور ... جاہل اور معرفت خالق و مخلوق سے
... بکا نے ہیں ... ہوں ... کتابوں
الہامی ... کو ... سب کو ...
... ہیں ... اور ... لوگ ... سکہ ...

ہے ہیں کہ ہی ... سب ... صرف عمل چاہئے ...
ہو کر نفس کشی کر اور جسم کو ذیر کرے ... توجہ ... جب
یہ حال ... شاید ... ہے منعقد ہے طرفدار ... عقل
ایسا کہ کسی مذہب کی قید میں نہیں پھنسے۔ ...
کے قائل ہیں اور عقریب ان ہر ایک مذہب کو ... مطالعہ
کرتے ہیں بلکہ ... دل اُلجھے ہیں اور ...
عام ہو ایک اہل مذہب سے سوال کرتے ہیں اور جس ...
کے جواب ... میں ... دل تسکین ... ...
ہو گئے ... وہ نہیں کہ ... مذہب کی ...
پیروی کیا گی +

سوال ۔ تا ... کہ تشبیہ ... مشہ کے بالکل ...
ہو ... صرف لفظ ہی۔ مگر تعجب ہو کہ کسی مذہب
میں بھی خدا کا خیال و تشبیہ ... نہیں ... جو ...
... انسان اپنے ... کرتا ہو نہیں ...
کرتے ہو ... خدا کے نام پائے جاتے ہیں وہ سب ...
ہیں اور کوئی ... ایسا نہیں کہ جس سے اس ذات کی کیفیت
حاصل ہو ... جس مذہب میں خدا کی ... کا قائل ... تشبیہ یا
صفت موجود ہو کہ اُس کے ... ہر ... کر کے ...
چند ... نور افشاں ... منشور ... اخبار ...
وغیرہ کے ... میں ہم ... سے شکر ادا کرینگے اور اگر
اس حالت میں سب ... یکساں ہیں ...
تب ایک کو دوسرے پر ... اپنی جماعت کے لوگوں
میں ... کر ... دوسرے فلانے مذہب
... ہر ... کو ... جواب کر ... رکھتا ہو ...
سے میاں ... ہی ... کیا فائدہ۔
ایک ... کیا ... معلوم ...
... حقیقت ...
... کیوں ... زمانہ ... جیسا ہی
... کا ... کیوں ہو +

حصہ دوم در باب اغلاط بیانات الشان

حصہ اول میں مصنف بیانات الشان کی نیک نیتی ظاہر ہوتی ہے اب ارادہ ہے کہ بعض اُسکی غلط گوئیاں ظاہر کیجاویں اور ایسی ہوشی کہ کے اعمال سے بخوبی واضح ہو جاوے کہ مصنف صاحب نے یا تو خود دھوکے میں آکے مجر ثمہ کو درج دیا یا عمداً اپنی کتاب میں جان بوجھ کر مجر ثمہ درج کر کے ناظرین کو دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر دونوں حال میں ظاہر ہے کہ اُنکی کتاب قابل اعتبار نہیں ہو سکتی اگر انہوں نے قصداً فریب دیا تو آدمی کن کے اقوال کی صداقت کریگا اور اگر وہ خود فریب خوردہ ہیں تو کون اُن پر بھروسا کریگا اب میں ناظرین کے واسطے اُن اغلاط کا اقتباس کرتا ہوں دیکھو صفحہ ۔۔ صاحب عیسائیوں کی سند کا حال سنئے وہ صرف ایک سند بجائے انجیل پیش کرتے ہیں سو وہ بھی اصل زبان سے ترجمہ در ترجمہ ہے اور اسکی معتبری کا یہ حال ہے کہ اب تک عیسائی خود شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ اصل زبان عبرانی تھی یا یونانی بعض کہتے ہیں کہ یونانی

اور بعض کہتے ہیں کہ عبرانی تھی۔ یہ صریح غلط ہے حافظ ولی اللہ صاحب اگرچہ زبان عربی و فارسی وغیرہ سے واقف ہیں پر یونانی و عبرانی بالکل نہیں جانتے اگر ترجمہ در ترجمہ سے یہ مراد ہے کہ انجیل کے ترجمے اصل سے نہیں بلکہ ترجموں ہی سے ہوئے ہیں تو یہ قول حافظ صاحب کا خلاف ہے البتہ شروع سے ترجمے کئے ہوئے اور وہ ترجمے اب تک جاری ہیں لیکن اصل زبان میں بھی کل انجیل اب تک موجود ہے اور آج کل لکھتے چھپے ہیں اور سنسکرت اور گجراتی اور عربی اور فارسی اور چینی اور حبشی وغیرہ یہ سب کے سب اسی زبانی یونانی اصل سے ہوئے ہیں اور ہم یونانی انجیل روز پڑھتے ہیں اگر کسی کو شوق ہو دیکھنے کا اپنے لئے پہلے کا تو لاہور اور دہلی اور آگرہ اور الہ آباد اور کلکتہ وغیرہ بمبئی سوسائٹی کے کتب خانہ میں بہت بکتی ہیں خرید لے پھر حافظ صاحب صفحہ اول پر یوں تحریر کرتے ہیں چنانچہ اس کا

حال تمام عالم کو معلوم ہے کہ پادری صاحب مذکور درجن پادری فنڈر صاحب نے کسطرح مرعوب ہوکے انجیل مروجہ کا اقرار صاف کیا۔ تعجب ہے کہ باوجود اس اقرار کے پادری صاحب پھر اُسی انجیل مروجہ کی معتبری ثابت کرنا چاہتے ہیں

جواب لکھتے ہیں کہ انہوں نے ہرگز اقرار نہیں کیا حافظ صاحب کو لازم تھا کہ اس قول کے ثبوت میں کوئی حوالہ دیتے ۔ صفحہ ۰۰

یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ عیسائیوں نے ثبوت دینداری کے واسطے اُن کتابوں کو کتب خانہ میں [illegible] بالکل غلط صریح جھوٹ ہے کیونکہ اگر یہ بات سچی [illegible] اتفاق ہوتا تو ایک [illegible] کی انجیل تو مقابلے پیش کر دیں نہیں تو بیداری میں عیسائیوں کی بے ثبات ہو جاتی سوا اسکے یہ ہے کہ حافظ صاحب ہی خود [illegible] کی جلد اول کے تحت تاریخ کی دفعہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حواریوں کے بعد جو قسمی اور جعلی کتابیں جو منسوب ہیں حواریان وغیرہ کی تھیں اور پہلے پانچ صدی والوں نے انکو انجیل ورسالہ اور مشاہدات خطابات وغیرہ ذکر کیا ہے بہت تو رد کئیں اور اکثر اُنکے نیست ہو چکی ہیں اور بعض اب تک موجود ہیں۔ انتہی۔ مولوی جلال الدین صاحب نے صریح جھوٹ نہیں کہا کہ حافظ صاحب نے اُنکے مطلب کا جھوٹ [illegible] صاحب نے فرمایا ہے کہ جعلی تصنیفیں کتب خانوں میں حفاظت سے رکھی ہوئی ہیں۔ اگر چہ ان میں سے اکثر نیست ہو گئیں ہیں تو مولوی جلال الدین صاحب کے قول میں کیا نقص ہو سکتا ہے کہ ثبوت دینداری کے لئے عیسائیوں نے کتب مذکورہ مسترد کتب خانوں میں حفاظت سے رکھی ہیں مراد انکی تو صاف ان کتابوں سے ہے جو برباد ہونے سے بچ گئی ہیں اگر یہ بیان ہے کہ کس طرح وہ نیست ہو گئیں تو ہم کہتے ہیں کہ بہت وجہوں میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں نے بہت کتابوں کو برباد کیا یہاں تک کہ بعض بڑے کتب خانوں کو باعث تعصب کے جلوا دیا اور برناباس کی انجیل کا جو نام لیتے ہیں ہم صرف اُسکی نسبت یہ

کہتے ہیں کہ قدیم کوئی ایسی انجیل نہیں ہوئی بلکہ یہ برناباس کا ایک خط ہے جو آجکل پارسی ہے اگر کوئی دیکھنا چاہے تو لاہور کے پادری صاحب یعنی پادری فرنچ صاحب یا پادری نیوٹن صاحب کے پاس جا کر دیکھ لے اور اُمید ہے کہ صاحبان موصوف کتاب مذکور کو خوشی سے دکھلا دینگے ۔ صفحہ ۴۴

اور جب کہ اُنکے مفسرین کے اصل اور ساختہ میں شناخت نہیں ہو سکتی بلکہ ہر سال کی وزیادتی کی گرم بازاری ہے جس کی وجہ اس حد تک ہوا ہے کہ اکثر اوقات ایک نسخے میں سو عبارتیں ہیں تب انجیل کے نسخوں کا اختلاف اس عبارت میں دو صریح غلطیاں ہیں اول یہ کہ اُنکے مفسرین کے ہر سال کی وزیادتی کی گرم بازاری ہے حق یہ ہے کہ یہ مفسرین کا نہیں بلکہ حافظ صاحب کا کہا ہے [illegible] کہ میں [illegible] صاحب نے [illegible] کہ انجیل کا اختلاف [illegible] صرف حرفی کا ایک نشیبہ بار اور جلد تھا وہ اسطرح نہیں فرماتے ہیں کیا مصنف صاحب عیسائیوں کو ایسا احمق سمجھتے ہیں کہ وہ خود انجیل کی عبارات کو باہم مختلف کہہ کر اُسے مشتبہ کریں اور پھر بھی اسی انجیل کو قابل اعتبار سمجھیں البتہ ڈاکٹر گریس باخ صاحب نے یہ کہا ہے کہ انجیل کے مختلف نسخوں کے مقابلہ کرنے سے ڈیڑھ لاکھ وارسی لکھتے ہیں ۔ (Variae Lectiones) لکھے حافظ صاحب کو

واجب تھا کہ ان لفظوں کی تشریح کرتے یہ حقیقت تو یہ ہے کہ حافظ صاحب [illegible] اور انگریزی اور لاطینی سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں اس حال میں لازم تھا کہ ان زبانوں کے مصنفوں کے نام لیتے جو ایسی دعوی کے ثبوت میں لکھتے اور اسی بات پر پھر اس اخبار کے اگلے پرچہ میں زیادہ تفصیل بیان ہوگا ۔ صفحہ ۰۰

یہ کہنا [illegible] کی دلیلوں کا کسی نے جواب نہیں دیا بالکل غلط ہے کیونکہ جو کچھ پر لعنت کرتے ہیں خاکم بدہن آپکی تو ہاجر میں ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور تحریر میں بھی آپ اس کام میں شروع میں مسلمان ہے صرف اُس پادری فنڈر صاحب

آکشان ہیں جو مولوی رحمت اللہ صاحب کے خوف سے تنگ در تنگ
آور وہ پھر باخبر از کثرت انتقال سے خودکشی اختیار کی جیا
کہ اس طرف کے آنے والے لوگوں سے دریافت ہوا خبر وہ تواپنے
وہی جگہ بیٹھے ہیں ۔ صفحہ ۱۰۳

جواب الجواب یہی پادری فنڈر صاحب کو وہاں تنگ ہو کر نکلے
چنانچہ بجانے خوف مباحثہ مولوی رحمت اللہ صاحب سے اپنی جان
عزیز کو بطرق ہمہ شمار اقدام مولوی صاحب کر گئے ۔ پھر صفحہ ۱۰۴
پادری فنڈر صاحب کو مولوی رحمت اللہ صاحب نے جیسا عاجز
بند کیا وہ بھی حضور کے گوش گذار ہو چکا اور پھر آگاہ در میں
بادشاہ کے سامنے ہو کر دعوی بہت بڑا اور مولوی صاحب کو
کیا اور پادری صاحب کو بباعث قباحت دنیا کو ہی ترک
کرنا ہی آپ ہر دو دشمن ہوگا اور وہ اپنی ہی کیفیت ہو مرتبہ
میں مباحثہ کے وقت جیسا [illegible] تھی تو دل سے تو کچھ [illegible]
ہوگی ۔ واضح ہو کہ پادری فنڈر صاحب نے خودکشی نہیں کی
ہے صرف صاحب موصوف پر بہتان ہے اور حافظ صاحب نے
اس بہتان کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش نہیں کی ہے
سوا اسکے کہ ہم [illegible] لوگوں سے دریافت
[illegible] شاید حافظ صاحب کے اس طرح کے [illegible] سے مست
[illegible] ہو گئے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں کہ [illegible] اور [illegible]
فرماتے ہیں کہ پادری فنڈر صاحب مولوی رحمت اللہ صاحب
کے خوف سے ملک [illegible] پھر [illegible] مصنف
صاحب کی اصل ہو حقیقت [illegible] پادری فنڈر صاحب
ہندوستان کو [illegible] استعمال کر گئے [illegible]
[illegible] تحریر تمہیں [illegible]
[illegible] حکمت [illegible] تعریف
کے [illegible] ہندوستان کیا [illegible]
[illegible] حافظ صاحب [illegible]
پھر [illegible] حافظ صاحب موصوف [illegible]
[illegible]

نے خودکشی اختیار کی افسوس کہ حافظ صاحب جیا در بغیر دریافت
کرنیکے اپنی کتاب میں ایسی بڑی بڑی غلطیاں درج کرتے ہیں
بلکہ خودکشی کا بہتان تو کسی شخص پر لگانا نہ چاہئے کیا مصنف
صاحب نہیں جانتے کہ یہ ایک بڑا عیب ہر شاید کہ حافظ صاحب
بسبب زیادتی پہنے علم دین کے اسطرح کے بہتان و دروغ
عیب جوئی میں مشغول ہیں افسوس کہ تنقیدوں پر دشنام
اور بہتان لگانے میں اکتفا نہیں کرتے بلکہ شعروں کو بھی
اسمیں شریک کرتے ہیں حافظ صاحب نے استاد کے شعر پر
بھی لحاظ نہ کیا جیسا کہا ہے **شعر** نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت یادگار ۔ صفحہ ۱۰۴

خدا کے بندے ایک کو بھی منادی کرتے نہیں دیکھا ۔ اچھا تو
ہم پوچھتے ہیں کہ اس سے مصنف صاحب کیا ثابت کرینگے
اگرچہ انہوں نے نہیں دیکھا تو کیا اسکا یہ نتیجہ ہر کہ کل جہان
میں زمانہ مسیح سے آجتک کوئی بھی مبشر مسیحی نہیں ہوا ہو کر
طمع دنیاوی سے خالی ہو مصنف صاحب تو بڑے سخت وہم
لگاتے ہیں جو کہ متعلق ہیں اور غیب کے شاید کہ حافظ صاحب
نے علم ذاتی کو بھی حاصل کیا ہو جو ایکسے کے دل خیالات وعادت
کو بیان کرتے ہیں ۔ صفحہ ۱۰۰ آنکے وظیفہ خوروں نے وغیرہ
والسوا اپنے مسئلہ کی تائید کے لئے کتنا بڑھا دیا آپکی وظیفہ
سے کیا مراد ہو اگر یہ ہر کہ سب مسیحی وظیفہ لیکر ایمان
لاتے ہیں تو مصنف صاحب نے درست نہیں فرمایا اور اگر
یہہ مراد ہو کہ بعض مصنف مسیحوں نے ایسا کیا تو مسئلہ ہر گز کیا
[illegible] ہو کہ [illegible] مذہب میں بے ایمان لوگ پائے جاتے ہیں
واقعہ صاحب اپنی کتاب افشا و مشتہر [illegible] کے صفحہ ۹۴
میں قول باب [illegible] صاحب کے [illegible] جیسے کہ [illegible]
[illegible] کے بیا [illegible] کتابوں سے یوں نقل کرتے ہیں کہ
[illegible] موجود اپنی ایک کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ [illegible] میں
میں لکھتے ہیں کہ ہم وحشی لکھے [illegible] وحشی کو اس نے
[illegible] صرف یہود ہی کے لئے تھا [illegible] کسی جز میں

علاوہ نہیں اور ایک دوسرے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم قبول
کرنیکے موسی کو اور اسکی توریت کو اسلئے کہ وہ تو دشمن عیسی ہر
پھر لکھتے ہیں کہ موسی تو جادوگر تھا استاد ہر پھر لکھتے ہیں کہ موسی کو
جیا نبوں سے کچھ علاوہ نہیں پھر لکھتے ہیں کہ موسی کو تابع کرنا چاہئے صفحہ ۹۴
بدعت ابھی موقوف ہو جاویگی کیونکہ یہ احکام حقیقی سب بدلہ
گئے ہیں ۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ وارڈ صاحب کون ہر جسکا نام
حافظ صاحب لیتے ہیں اور علاوہ اسکے انکے نام سے ہم کو
کچھ غرض بھی نہیں ہر یہ تو ہم بخوبی معلوم ہو کہ وارڈ صاحب
نے کبھی ایسی واہیات نہیں لکھی ہر اگر حافظ صاحب کو شوق
ہو تو انگریزی اور متن و لاطینی زبانیں پڑھ سکے ان کی تفسیر
کو دیکھ لیں ۔ صفحہ ۹۰ فرنگیوں کی سلطنت سے اکثر ملک ابتک
اہل اسلام میں آگئے اور تھوڑی مدت بعد یہ ملک مغلوب ہو گئے
چنانچہ ساری دنیا میں اکثر جگہ اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا ۔ واقعہ
صاحب خود صاحب علم ہوگئے اور یورپ کے جغرافیہ اور تواریخ سے
خوب واقف ہوگئے تو ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ وہ فرنگیوں کی
سلطنت کس ملک کو کہتے ہیں اگر یورپ کو تو یہہ غلط ہر کہ انکے
اکثر ملک اہل اسلام کے قبضہ میں آئے کیونکہ سوائے جبل طارق کے
یورپ کا اور کوئی ملک انکے قبضہ میں نہیں آیا چند مدت میں
بلکہ سنہ ۷۳۲ء میں مسلمانوں کا لشکر فرانس میں آیا کر چارلس
مارٹل بادشاہ کے ہاتھ سے ایسی شکست کھائی اور اسکے
بعد مسلمانوں نے جانیکا قصد نہ کیا پھر سنہ ۱۴۵۳ء میں اہل اسلام
ملک ترکستان پر غالب ہوئے چنانچہ انکی سلطنت بجنگ و جدل
جاری ہر جو اب قریبی زوال ہر کہ اگر انگریز اسکو تقویت
نہ دیتے تو روسیوں کے ہاتھ سے کبھی بچتے اگر حافظ صاحب
ایشیا کو فرنگیوں کی سلطنت سمجھتے ہیں تو البتہ درست ہر کہ
یورپ کا ایک ہی ملک ہر کسی ملک کے طالب العلم
سے صداقت کرلیں ۔
صفحہ ۱۰۵ ۔ پر حافظ صاحب نے پیدایش کے ۱۰ ۔ ۲۰ ۔ کو توریت
کی ثبوت نبوت میں نقل کی ہر جو جگہ توریت سے نبوت کا ثبوت

جو کہ آپ نے نہیں لئے اصل عبرانی لفظوں کو خارج ہی چھوڑ دوں
میں فکر اپنے مطلب کے مطابق ترجمہ کیا اور یہ آیت عبرانی میں
یوں ہے پیدایش ۱۷-۲۰ [illegible]
[illegible]
یعنی میں نے اسمٰعیل کے واسطے تیری بات سنی اس میں لفظ بکثرت
دو کا بہت ہی بڑھاؤنگا بہت اور افزایش دو کا بہت جلد
بارہ سردار اُس سے پیدا ہونگے شاہ ہونگے اور میں اُسکو
بڑی امت بناؤنگا پھر دو سطروں کے بعد ذکر ہے
پھر تمام ہے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بشارت
جو کہ اور بادو محمد کا نام ہے چھپا کر شامی و قاضی بیان میں ہے
یہ حافظ صاحب خوب اپنی ہی علمی ظاہر کرتے ہیں ماد و ماد کے
معنے محمد ہیں عالم صاحب موصوف نے کس لغت میں یہ معنے
دیکھے ہیں بلکہ واضح ہو کہ زبان عبرانی میں ایسا کوئی بھی لفظ نہیں ہے
حقیقت میں عبرانی میں یوں لکھا ہے והרביתי אתו
במאד מאד عربی ... ماد و ماد ... یعنے
بہت ہی کثرت سے اسکو نہایت بڑھاؤنگا دیکھئے מאד ماد وہ صرف
ایک حرف جو اسکے معنے ہیں بہت یا نہایت پر بیہودہ مولوی صاحب
بہت محمدی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ماد و ماد ہے اور اسکے معنے محمد
ہیں آگے ہی ہم کہہ چکے ہیں کہ حافظ صاحب عبرانی زبان سے
ناواقف ہیں ورنہ ایسی غلطیاں نہ کرتے اور یہ لفظ بہت مقامی
پر بمعنے نہایت کے آیا ہے اور اسکے اور کوئی معنے نہیں ہیں
چنانچہ دیکھو ... میں کا ... یعنی اسکو ہم تمہارے صاحب
کے بیٹوں میں سے اچھا اور لائق ہو سے چن لو اور اُسے
اُسکے باپ کے تخت پر بٹھاؤ اور اپنے صاحب کے گھرانے کے
جنگ کرو لیکن وہ نہایت پریشان ہوئے عبرانی میں لکھا
ہے ויראו מאד מאד ...
ماد و ماد ... شاید مفسر صاحب اسکا بھی ترجمہ کریں گے کہ وہ لوگ
... ہوئے ... اسکو بھی بشارات محمدی
میں شامل کر لیجئے پھر پیدایش ۷-۱۹ میں یوں ہے ... اور

پانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا عبرانی میں لکھا ہے یعنے
והמים גברו מאד מאד
و سب ہم گابرو ماد ماد ... حافظ صاحب اس آیت کے
بھی یوں ہی معنے کرینگے اور پانی زمین پر محمد بڑھ گیا -
پھر پیدایش ۳۰-۴۳ آپ چاہئے دوسرا (دیکھو نمبر ۲)
بڑھ جاتا گیا اور بہت سے گلوں اور بندیوں اور بندوں
اور اونٹوں اور گدھوں کا مالک ہوا - ויפרץ האיש
במאד מאד ... معنے ماد و ماد دیکھئے
یہی معنے یوں کریں کہ وہ مرد محمد بنا گیا - پھر ۱-سموئیل ۱۸-...
داؤد تب ساؤل نے اُسنے بڑی دشمنی پیدا کی
ויסף שאול לרא מפני דוד
מאד ... یعنی ... حافظ صاحب
اسکے بھی یوں معنے کرینگے ساؤل نے شکست محمد دشمنی کی کیا
خوب بتائیں محمد صاحب کی عقل ہے اور یہی حدیث
ہیں توریت اور زبور اور انبیا کے صحیفہ میں یہ ثبوت
تعجب کی بات ہے کہ حافظ صاحب جس کتاب کو الہامی نہیں
جانتے بلکہ اسکو سراسر جھوٹی کتاب تصور کرتے ہیں جیسا کہ
صفحہ ... کی ہے کتب مقدسہ کچھ ... ہی نہیں گئی
اور پھر صفحہ ... کی ہے ایک کتاب بلکہ ایک آیت بھی سند
قبول نہیں ... پھر اسی کتاب سے محمد صاحب کی نسبت
پیشین گوئیاں نکالتے ہیں تو حافظ صاحب کی ایسی تحریروں سے
صاف لیاقت اور ... ستانی کا ظاہر ہوتی ہے
تو کسی کی ... پڑھ جائے ... ہمارے بیان کی کچھ
حاجت نہیں ہے صفحہ ...
توریت میں جابجا بنی اسرائیل کے ساتھ بھائیوں کا لفظ آیا ہے
تو وہاں بنی اسمٰعیل اور بنی عیس مراد ہو گی جو شخص توریت
کو ... جواب دیا جائیگا - اب ہم جواب کے منتظر ہو کہ بیٹھے
... ثابت کرتے ہیں ... کے ثبوت میں جنہیں
پیش کیا جاتی ہیں کہ جن سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہو جائیگا

کہ جب توریت میں بنی اسرائیل کے ساتھ بھائیوں کا لفظ
آوے تو وہاں بنی اسمٰعیل اور بنی عیس سے ہمیشہ مراد نہیں
ہوتی بلکہ برخلاف اس دعوی کے اکثر بنی اسرائیل کے
فرقوں سے مراد ہوتی ہے چنانچہ دیکھو پیدایش ۳۷-۹-۱۰
پھر اُسنے دوسرا خواب دیکھا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے
نے مجھے سجدہ کیا اور اُسنے یہ اپنے باپ اور بھائیوں سے
بیان کیا تب اُسکے باپ نے اسے ڈانٹا اور اُسے کہا کہ یہ کیا
خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے کیا میں اور تیری ماں اور تیرے
بھائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جھک کے تجھے سجدہ کرینگے
پھر اسی باب کی ۱۳ ویں آیت میں اور بھی زیادہ صاف لکھا
ہے تب اسرائیل نے یوسف کو کہا کیا تیرے بھائی سکم میں
نہیں چراتے ہیں آ میں تجھے اُنکے پاس بھیجوں اُسنے اُسے
کہا کہ میں حاضر ہوں اور اُسنے کہا کہ جا کے اپنے بھائیوں
اور گلوں کی سلامتی دیکھ اور مجھ پاس خبر لا چنانچہ سو اُسنے
اُسے حبرون کی وادی سے بھیجا اور وہ سکم میں آیا پھر
پیدایش کی ۴۸-۲۲ اور اُنکے سوا میں نے تجھے تیرے بھائیوں
کی بہ نسبت ایک حصہ زیادہ دیا جسے میں نے اموریوں کے ہاتھ سے اپنی تلوار
اور کمان سے لے لیا - اگر ناظرین اس باب کو پڑھیں
تو معلوم ہوگا کہ حضرت یعقوب یوسف کے دونوں بیٹوں کو برکت
دے رہے ہیں اور یہاں بھائیوں سے صاف بنی اسرائیل
مراد ہیں حافظ صاحب موصوف کس طرح سے بنی اسمٰعیل اور بنی
عیس کے نام یہاں لائینگے پھر پیدایش کے ۴۹-۸ یہوداہ
تیرے بھائی تیری مدح کرینگے تیرا ہاتھ تیرے بیریوں کی
گردن پر ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جھکیگی
اس باب میں حضرت یعقوب اپنے بارہ بیٹوں کو برکت دے
رہے ہیں اور اس آیت میں یہوداہ کو برکت دیتے ہیں تو
کس طرح سے لفظ بھائیوں سے بنی اسمٰعیل اور بنی عیس مراد
ہو سکتے ہیں - پھر گنتی ۸-۲۶ ... جماعت کے خیمہ میں اپنے
بھائیوں کے ساتھ نگہبانی کا کام کیا کریں اور خدمت ہرگز نہ کریں

تو وہاں سے انکی نگہبانی کی بابت یوں ہی کچھ آیت نہیں میں خداوند دونوں کی نسبت موسیٰ کو دیتا ہے سو حافظ صاحب واسیں بنی اسمٰعیل اور بنی عیص کو کیونکر کہنگار ٹھہرنے لگے کیونکہ انکو منع سے کچھ عار نہیں تھا۔ پھر اسی کتاب کے ۲۰-۳ میں یوں لکھا ہے اور اُن لوگوں نے موسیٰ سے جھگڑا کیا اور کہا کاش کہ جب ہمارے بھائی خداوند کے آگے مر گئے ہم بھی مر جاتے۔ پھر استثنا کی کتاب ۱۵ باب ۷ دیکھو اور اگر تمہارے بیچ تمہارے بھائیوں میں سے تیرے کسی پھاٹک کے اندر تیری اس سرزمین پر جسے خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے کوئی مفلس ہووے تو تو سخت دلی مت کیجیو اور اپنے مفلس بھائی کی طرف سے اپنا ہاتھ مت بند کیجیو۔ پھر اسی کتاب کے ۱۷-۱۵ میں لکھا ہے تو اپنے بھائیوں میں سے ایک کو اپنے اوپر بادشاہ مقرر کیجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر بادشاہ نہ کرنا۔ پھر اسی کتاب کے ۲۴-۱۴ میں یوں لکھا ہے تو اپنے غریب اور محتاج مزدور پر ظلم نہ کیجیو خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ اُن پردیسیوں میں جو تیری زمین پر تیرے پھاٹکوں کے اندر رہتے ہوں۔ پھر قاضیوں کا ۱۴-۳ تب اسکے باپ اور اُس کی ماں نے اُس سے کہا (یعنے شمسون سے) کیا تیرے بھائیوں کی بیٹیوں میں اور میری ساری قوم میں کوئی عورت نہیں جو تو نامختون فلستیوں میں سے جورو لیا چاہتا ہے پھر قاضیوں کے ۲۰-۱۳ بنی بنیمین نے اپنے بھائیوں بنی اسرائیل کا کہنا نہ مانا۔ اب ان آیتوں کے ساتھ استثنا کے ۱۸-۱۵ کا مقابلہ کرنا چاہئے میں انکے لئے انکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ تو معلوم ہوگا کہ ان سب آیتوں کا ایک ہی اصطلاح سب آیتوں میں لفظ بھائی سے بنی اسرائیل ہی مراد ہیں نہ کہ بنی عیص و بنی اسمٰعیل اب ناظرین خود غور کریں کہ ان آیتوں میں لفظ بھائی سے کسطرح بنی اسمٰعیل اور بنی عیص مراد ہو سکتے ہیں

اور اگر حافظ صاحب اسطرح بے جانے بوجھے کلام کرینگے تو انکی وہ دروغگوئی کمبخت کوئی انکی تحریر پر نظر کریگا اور انکے سوال کا جواب دیگا۔

پھر صفحہ ۱۶۔ پر حافظ صاحب پادری عماد الدین کے قول کے جواب میں لکھتے ہیں یہ ذکر کس انجیل نے لکھا ہے متی یا یوحنا جو اسوقت حسب زعم عیسائیان پاس تھے وہ تو اس معاملہ کو مطلقاً نہیں لکھتے البتہ لوقا و مرقس اسکا تذکرہ رکھتے ہیں چنانچہ لوقا باب ۲۴ ورس ۵۰ میں لکھا ہے تب وے انہیں وہاں سے باہر بیت عنیا تک لے گیا اور ہاتھ اٹھاکے انہیں برکت دی اور ایسا ہوا کہ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا انسے جدا ہوا اور آسمان پر اٹھایا گیا انجیل اور مرقس باب ۱۶ ورس ۱۹ میں ہے غرض خداوند انہیں یہ فرما کے آسمان پر اٹھایا گیا [illegible] پس دیکھو کہاں یہ عبارت کہ انکے سامنے آسمان پر گیا اور کہاں یہ کہ ان سے جدا ہو کے آسمان پر گیا اور بادلوں کا ذکر تک نہیں اسکے سوا لوقا و مرقس کے لکھنے کا اعتبار کیا ہے [illegible] پر حافظ صاحب کچھ بیباک ہوکے مولوی صاحب کا جو قول تھا کرتے ہیں پر اقتباس بناپر غور کرنے سے ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جاویگا کہ حافظ صاحب یا تو بالکل کتاب اقدس سے ناواقف ہیں یا جانبوں کر دھوکہ دینے کے واسطے ایسا سے انکار کیا ہے کیونکہ اگر واقف ہوتے تو اسطرح سے مولوی صاحب کے قول کو انجیل کے خلاف بتاتے اب ناظرین انصاف کریں کہ دروغ گو کسکا ہے کیونکہ مولوی صاحب کے قول کے مطابق انجیل مقدس میں لکھا ہے چنانچہ دیکھو رسولوں کا اعمال ۱-۹ اور وہ یہ کہکے ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے انکی نظروں سے چھپایا۔ اور مرقس و لوقا کی بابت اعتباری کی نسبت آگے جواب دیا جائیگا۔

پھر صفحہ ۱۶۔ و ۱۷۔ پر اسطرح لکھا ہے کہ عروج آسمانی تک کل انجیلوں میں مسیحی ہوئے جیسا اعمال کے پہلے باب میں ہے اس باب میں یوں لکھا ہے تب وے [illegible] تب وے اُس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا ہے یروشلم سے نزدیک ہے ایک سبت کی منزل ہے یروشلم کو پھرے اور جب وے شہر میں آئے تو ایک بالاخانہ پر گئے وہاں پطرس اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس فلپس اور توما برتلما اور متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون زیلوتیس اور یعقوب کا بھائی یہوداہ رہتے تھے یہ سب عورتوں اور یسوع کی ماں مریم اور اسکے بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہوکے دعا اور منت کر رہے تھے انہیں دنوں پطرس شاگردوں کے درمیان ان سب کے نام کئی ایک سو بیس کے قریب تھے کھڑا ہو کے بولا۔ ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ اس مقام پر ان شاگردوں کا ذکر ہے جو اس بالاخانہ میں دعا کے لئے جمع تھے اور کس دلیل سے مصنف صاحب کہتے ہیں کہ عروج تک کل مسیحی صرف ایک سو بیس تھے شاید حافظ صاحب نے ابھی تک کل انجیل مقدس کو نہیں دیکھا ہے اور یہ سنی سنائی باتیں لکھدی ہیں کیونکہ اگر کل انجیل کو پڑھا ہوتا یا ایک دفعہ بھی سنا ہوتا تو اس طرح کی غلطیاں نہ کرتے دیکھو ا کرنتھیوں کے ۱۵-۶ میں صاف لکھا ہے کہ ایک دفعہ خداوند مسیح پانچسو بھائیوں سے زیادہ کو دکھائی دیا اور یہ تو عروج کے پیشتر کا ذکر ہے شاید حافظ صاحب اس مقام پر بھائیوں کا لفظ بنی اسمٰعیل اور بنی عیص پر لگاتے ہونگے۔

خوشخبری ہمارے بھائی [illegible] کلارک کرٹ صاحب [illegible] سررشتہ دار عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور جو [illegible] میں مذہب عیسائی اختیار کرکے پھر واپس چلا گیا تھا اب اپنے گناہ سے توبہ کرکے اور یہ معلوم کرکے کہ مسیح کے سوا اور کوئی نجات بخش نہیں پھر جماعت مسیحی میں شامل ہو گیا ہے۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا